کریں گے۔ اگر بالفرض یہ لوگ اس کرپٹ نظام میں داخل ہو بھی گئے تو کوئی خاطر خواہ تبدیلی بھی نہیں لاسکیں گے کیونکہ اصل اختیار تو ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ پھر حکومت کو اس بات کا موقع مل جائے گا کہ علماء اور نفاذ شریعت کا نظام بھی کچھ نہ کرسکا اور ویسے بھی نمک کی کان میں گرنے والا بالآخر خود نمک بن جاتا ہے۔ پھر قاضی کورٹس کے فیصلوں کے خلاف کوئی بھی مجرم ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں ان فیصلوں کے خلاف جاسکتا ہے۔ ماضی میں بھی ملاکنڈ میں ایک عدالت نے چور پر حد قائم کی لیکن ہائی کورٹ نے اس سزا کو کالعدم قرار دے دیا۔ ان تجربات کی روشنی میں یہ ایک افسانہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

حکومت نے ملک کے تمام مذہبی علماء، دینی مدارس اور اداروں سے اس سلسلہ میں کوئی مشورہ طلب نہیں کیا۔ جب تحریک نفاذ شریعت نے حکومتی مسودہ مسترد کردیا تو اس کے بعد حکومت کے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور وہ اب علماء کی طرف رجوع کررہے ہیں۔ لیکن علماء اور دینی جماعتوں کو مسلم لیگ اور پیپلزپارٹی کے لیڈروں کا ایمان معلوم ہوچکا ہے۔ اس سے قبل موجودہ حکمرانوں نے چند ماہ پہلے شریعت بل کے نفاذ کا اعلان کیا تھا لیکن اس کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ نہ ہی سینٹ سے پاس کرانے کیلئے کوئی دباؤ ڈالا گیا اور نہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا گیا۔ یہ فقط ایک انتخابی وعدہ تھا جسے پورا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سارے حکومتی اقدامات تحریک طالبان کے اثرات پاکستان اور بالخصوص قبائلی علاقہ جات میں روکنے اور نہ پھیلنے کیلئے کیے جارہے ہیں۔ لیکن ان وقتی کاغذی اقدامات سے بڑھتے ہوئے اسلامی انقلاب کو نہیں روکا جاسکتا۔ خداوند پاکستانی قوم کو ان جھوٹے اور منافق حکمرانوں سے نجات دلائے۔ اور حقیقی معنوں میں نفاذ شریعت اس ملک کا مقدر بنادے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کیلئے خصوصی ایوارڈ

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی شخصیت عالم اسلام کا سرمایہ افتخار ہے۔ آپکی ہشت پہلو شخصیت کسی تعارف وتعریف کی محتاج نہیں۔ موجودہ عہد میں آپکی ذات عالم